ل کی بات

سانحۂ باجوڑ، حقوقِ نسواں بل اور مجلس عمل کے استعفے

وطن عزیز پاکستان اِس وقت تاریخ کے بدترین بحران کی زد میں ہے۔ گزشتہ ماہ سرحدی علاقے باجوڑ ایجنسی کے ایک دینی مدرسے ضیاء العلوم پر بمباری کر کے مدرسہ کے مہتمم مولوی لیاقت سمیت ۸۳ طلباء شہید کر دیئے گئے۔ جو زیادہ تر دس سے پندرہ سال کی عمر کے معصوم طلباء تھے۔ ان میں کچھ وضو بنا رہے تھے، کچھ تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے اور کچھ شوال کے روزے رکھنے کے لیے سحری کی تیاری میں مصروف تھے۔ پاکستان کے روشن خیال اور امن کے داعی حکمرانوں کا کہنا ہے کہ بمباری پاک فوج نے کی۔ کیونکہ مدرسہ میں طلباء کو دہشت گردی کی تربیت دی جاتی تھی۔ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ القاعدہ رہنما ایمن الظواہری بھی وہاں موجود ہیں جو بعد میں غلط ثابت ہوئی۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ بمباری امریکی طیارے نے کی اور پاکستانی ہیلی کاپٹروں نے پندرہ بیس منٹ بعد اردگرد کی پہاڑیوں پر بمباری کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ کارروائی پاک فوج نے کی ہے۔ ادھر امریکی صحافی ایلیکس ڈی بیٹ نے اے بی سی نیوز میں انکشاف کیا کہ باجوڑ حملہ بغیر پائلٹ امریکی طیارے سے کیا گیا۔ اس سے قبل بھی ۱۳؍جنوری ۲۰۰۶ء کو باجوڑ ایجنسی کے گاؤں ڈمہ ڈولا پر امریکہ بمباری کر چکا ہے؛ جس سے درجنوں بے گناہ شہید ہو گئے تھے۔ پاکستان میں امریکی دہشت گردی کی یہ دوسری بدترین کارروائی ہے جسے روشن خیال حکمرانوں نے اپنے سر لے لیا ہے۔

صدر پرویز مشرف نے شیخو پورہ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''مولوی لیاقت ہمارا ہدف تھا، ہم مولوی فقیر کو بھی نہیں چھوڑیں گے، باجوڑ مدرسہ میں دہشت گردی کی تربیت دی جا رہی تھی۔'' حیرت ہے کہ جناب صدر مولوی لیاقت اور ۸۳ معصوم طلباء کے قتل کا اعتراف کر رہے ہیں اور مولوی فقیر محمد کو قتل کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔

وزیر خارجہ خورشید قصوری نے ایوان میں فرمایا کہ ''ہم حملہ نہ کرتے تو امریکہ حملہ کر دیتا۔ ہم نے امریکہ کا ساتھ نہ دیا تو وہ پاکستان کو عراق اور افغانستان بنا دے گا۔'' دوسرا فرمان یہ جاری کیا کہ ''پاکستان ایک خود مختار ایٹمی ملک ہے۔ ہم اپنے فیصلے خود کرتے ہیں، امریکہ سے ڈکٹیشن نہیں لیتے۔''

اُدھر برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے دورۂ پاکستان کے موقع پر صدر پرویز نے ایک برطانوی شہری مرزا طاہر جسے قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی کو رہا کر کے برطانیہ بھیج دیا۔ صدر پرویز کے عہدِ اقتدار میں یہ پہلا سزا یافتہ قاتل ہے جس کی سزا انہوں نے معاف کی ہے۔ ہم کتنے خود مختار ہیں اور کونسے فیصلے خود کرتے ہیں؟ اس کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

آثار و قرائن سے ظاہر ہے کہ صدر پرویز مکافاتِ عمل کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ اس سے نکلنے اور واپسی کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔ ٹونی بلیئر کی پاکستان آمد کے موقع پر مشترکہ پریس بریفنگ میں جب ایک غیر ملکی صحافی نے صدر پرویز سے افغانستان کے حوالے سے مزید تعاون کا مطالبہ کیا تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ ''وانا آپریشن میں پاکستانی فوج کے ۶۰۰ جوان مارے جاچکے ہیں۔ اب اور کیا تعاون چاہتے ہو۔'' صدر پرویز نے یہ بھی کہا کہ ''طالبان کے مسئلے کا حل جنگ نہیں۔'' یہ اپنی ناکام پالیسیوں کی شکست اور طالبان کی استقامت واوالوالعزمی کا برملا اعتراف ہے۔ امریکہ بہادر نے افغانستان کے مسلمانوں کے خلاف ہماری مسلمان فوج کو استعمال کیا اور ایٹمی ری ایکٹر دینے کا معاہدہ بھارت کے ساتھ کیا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں بھی امریکہ نے پاکستان کے ساتھ دغا کیا تھا۔ باجوڑ حملے کے چند روز بعد درگئی کے فوجی کیمپ پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں ۴۰ جوان جاں بحق ہوگئے۔ ہمارے نزدیک دونوں کارروائیاں دہشت گردی کی بدترین مثال ہیں، دونوں کا مجرم ایک ہے۔ محبِّ وطن فوج 'امن معاہدے کرنے والے اپنے قبائلی مسلمان بھائیوں کو قتل نہیں کرسکتی۔ عالمی میڈیا اور عینی شاہد مقامی لوگوں کی گواہی نے سانحۂ باجوڑ کے اصل مجرموں کو ننگا کردیا ہے۔

روشن خیال حکمرانوں نے اپنی خفت مٹانے اور دورۂ امریکہ میں مسٹر بش سے کیے گئے وعدے کو پورا کرنے کے لیے تحفظ نسواں بل قومی اسمبلی اور سینٹ سے منظور کرالیا ہے۔ ق لیگ، پیپلز پارٹی اور قوم پرست جماعتوں نے اس کی حمایت کی ہے جبکہ مجلس عمل اور ن لیگ نے سخت مخالفت کی ہے۔ قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن نے اسمبلی سے استعفے دینے کا اعلان کیا ہے۔ سرحد کے سینئر وزیر سراج الحق، ہارون الرشید، حافظ حسین احمد اور بعض دیگر ارکان نے اپنے استعفے قائد حزب اختلاف کو پیش کر دیئے ہیں۔ حدود آرڈیننس کے خاتمے اور نسواں بل کے پاس ہونے سے اب زنا قابل دست اندازیٔ پولیس جرم نہیں رہا۔ زنا کی شکایت عدالت میں لے کر جائیں، دو گواہ ساتھ لائیں پھر انہیں قائم بھی رکھیں، عدالت کی مرضی ہے کہ مقدمہ درج کرنے کا حکم صادر کرے یا فریادی کو مجرم بنا کر اس پر قذف کا مقدمہ قائم کردے۔ یہ روشن خیال حکمرانوں کی طرف سے پاکستان کو مکمل طور پر لادین ریاست بنانے اور سیکس فری معاشرہ قائم کرنے کا ذلیل ترین اقدام ہے۔ کسی اور سے کیا گلہ کریں کم از کم چودھری شجاعت حسین کو ہی سوچنا چاہیے تھا کہ وہ علماء کمیٹی کے سامنے نسواں بل میں غیر اسلامی شقوں کی موجودگی کا اعتراف بھی کرچکے ہیں۔

امید ہے کہ متحدہ مجلس عمل کی قیادت استعفوں کے فیصلے پر قائم رہے گی۔ انہیں اب باہر نکلنا ہوگا۔ قوم اُن کی منتظر ہے۔ ظلم اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ انہیں اب قوم کو مایوس نہیں کرنا چاہیے۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن نے ایک طرف صدر پرویز کے تمام اقدامات کو درست قرار دیا ہے تو دوسری طرف نسواں بل کی حمایت کر کے ڈیل کی عملی تصدیق کردی ہے۔ نواز شریف صاحب کو بھی ''چانن'' ہوگیا ہے اور ''میثاق جمہوریت'' سمجھ آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید عقل عطاء فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆